قرآن میں "غنم" کا تذکرہ تین مواقع پر ہے ایک سورۂ انبیاء ۷۸-۷۹ میں حضرت سلیمانؑ کے عدالتی فیصلے کے ضمن میں۔ وہاں مصنّف نے غنم سے مراد بھیڑیں لی ہیں۔ بقیہ دو مقامات انعام-۱۴۶، طٰہٰ-۱۸۰ کی جن آیات کا ترجمہ انھوں نے نقل کیا ہے (ص۱۲۳، ص۱۹۲) ان میں غنم سے مراد بکریاں ہیں۔ اس کے باوجود کتاب میں بکریوں پر کچھ نہیں لکھا گیا ہے۔

کتابت کی بھی متعدد فاش غلطیاں رہ گئی ہیں مثلاً زید الخیرؓ کو زید الحیر (ص۲۳۵) جامعہ ازہر کو اظہر (ص۳۲۳) UTERUS کو CITERUS لکھا گیا ہے۔ EMBRYOLOGY کی متبادل عربی اصطلاح علم القبالت دی گئی ہے (ص۲۹) حالانکہ صحیح علم الجنین ہے۔ ڈاکٹر محمد نجات اللہ صدیقی کی کتاب "قرآن اور سائنس" (ترجمہ افاداتِ سید قطب) کو ایک جگہ "قرآنی اساس" لکھا گیا ہے (ص۱۵) اور دلچسپ بات یہ کہ فہرست مآخذ و مصادر میں دونوں کو الگ الگ کتابوں کی حیثیت سے درج کیا گیا ہے۔

ان معمولی فروگذاشتوں سے ہٹ کر فاضل مصنف کی یہ علمی کاوش قابلِ قدر ہے، امید ہے اس سے فائدہ اٹھایا جائے گا۔ (محمد رضی الاسلام ندوی)

احادیث لیس منّا

ترتیب: مولانا سید عبد القادر ٹونکیؒ
ترجمہ وحواشی: محمد فاروق خاں ایم۔ اے

مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز نئی دہلی - طبع ۱۹۹۹ء صفحات ۷۴، قیمت =/۲۰

احادیثِ نبوی کی تعلیم وتفہیم اور خاص طور پر ترغیب وترہیب کے مقصد سے بہت سے مجموعے مرتّب کیے گئے ہیں۔ زیرِ نظر مجموعہ میں صرف وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیس منّا (وہ شخص ہم سے نہیں) یا اس جیسے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ ان احادیث میں مختلف اعمالِ بد اور غیر اسلامی حرکات پر وعید فرمائی گئی ہے۔ یہ کتاب درحقیقت ان لوگوں کے لیے ایک انتباہ ہے جو دین کی اہمیت اور اس کی نزاکتوں کو محسوس نہیں کرتے اور سمجھتے ہیں کہ دین محض چند خاص قسم کے مراسم ادا کر لینے کا نام ہے (ص۷)

جمع وترتیب کی یہ خدمت مولانا سید محمد عبد القادر ٹونکیؒ نے انجام دی ہے اور مولانا محمد فاروق خان نے ان کا سلیس ترجمہ کرنے کے ساتھ مختصر حواشی بھی تحریر

فرماتے ہیں۔ مولانا فاروق خاں اس سے قبل بھی اردو اور ہندی دونوں زبانوں میں تفہیم حدیث کی خدمت انجام دے چکے ہیں اور ان کے مجموعہ ہائے حدیث: کلام نبوت مطالعۂ حدیث اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں وغیرہ کو قبول عام حاصل ہے۔ زیر نظر مجموعہ کو ترجمہ اور حواشی کے ساتھ شائع کر کے مولانا نے اہم خدمت انجام دی ہے جس پر وہ شکریہ و تحسین کے مستحق ہیں۔

اس مجموعہ کی ترتیب و ترجمہ کے سلسلے میں تبصرہ نگار چند معروضات پیش کرنا چاہتا ہے:

۱۔ ایک حدیث کو روایت کرنے والے کئی صحابہ ہیں یا وہ کئی کتب حدیث میں الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ مروی ہے تو اسے الگ الگ درج کیا گیا ہے، مثلاً باب اول میں مذکور واحد حدیث لیس منّا من لم یتغنّ بالقرآن پانچ حدیثوں کی حیثیت سے الگ الگ نقل کی گئی ہے۔ اس طرح تقریباً پچاس ۵۰ احادیث کو ۱۲۶ احادیث بنا دیا گیا ہے (احادیث نمبر ۸-۹ اور ۶۶-۶۷ کے درمیان دو احادیث پر نمبر چھوٹ گئے ہیں) حالانکہ اردو خواں قارئین کے لیے تذکیر کے مقصد سے مرتب کیے گئے کسی مجموعے میں حدیث کے الفاظ یا سند کا معمولی فرق دکھانے کی، جب کہ ان کا ترجمہ یکساں ہو، کوئی افادیت نہیں ہے۔

۲۔ محدثین کی روایت ہے کہ اگر بعض احادیث درجۂ صحت سے کچھ فروتر ہوں تو آخر میں اس کی صراحت کر دیتے ہیں۔ اس مجموعے کے عربی متن میں بعض احادیث کے ضعف کی طرف اشارہ ہے لیکن اس کا اردو ترجمہ نہیں کیا گیا ہے۔ ویسے بھی اس مجموعے کی چودہ احادیث (نمبر ۷، ۸، ۹، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۲۲، ۲۸، ۵۱، ۵۳، ۶۱، ۱۰۷، ۱۱۹، ۱۲۳) ضعیف اور دو احادیث (نمبر ۶۳، ۱۰۸) موضوع ہیں۔ ملاحظہ کیجئے مرتب کی تصریحات کے علاوہ علامہ مناوی کی فیض القدیر شرح الجامع الصغیر اور شیخ البانی کی سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ۔ واضح رہے کہ محدثین کسی حدیث کے ضعیف یا موضوع ہونے کا فیصلہ اس کے متن کو نہیں بلکہ سند کو دیکھ کر کرتے ہیں۔ متن حدیث میں خواہ کیسی ہی پُر از حکمت اور معقول بات ہو لیکن اگر اس کی سند کا کوئی راوی درجۂ ثقاہت سے گرا ہوا ہے تو اس کے حسب حیثیت وہ حدیث ضعیف یا موضوع ہوگی اور اس کا انتساب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مشکوک ہوگا۔